منشورِ محمدیؐ

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم ؛ باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ ؛ توریت بلا تورّیہ انجیل بتجیل ؛ گویان صفت دیر ستبر در محمدؐ

منشور محمدی کا فرمان		جاری رہی تا بختم دوران		شایع رہی با ہزار تزئین		آمین آمین الٰہی آمین

نمبر ۵	مطبوعہ ۱۵ صفر المظفر سنہ ۱۳۰۴ ہجری	جلد ۱۴

مثنوی

چکیدۂ قلم صداقت حنباب منشی سید عبدالحی صاحب سبزواری ادام مجدکم

ہی پاک ہر ایک عیب سے تو	سبحانک لا شریک یا ہو
تجھ کو ہین زن ہی اور نہ فرزند	ما بناپ نہین تجھے خداوند
عابد ہین تمام تو ہی معبود	ساجد ہین تمام تو ہی مسجود
تسبیح مین تیری ہی ہر اک شی	ہر دل مین تری جگہ نہان ہے
احسان ترا ہی کیا فراوان	منت کو ترے نہین ہے پایان
اللہ رحمان رحیم ہے تو	حادث سب اور قدیم ہے تو
جب مہر کی تیری اک نظر ہو	نار نمرود سرد تر ہو
قہاری پہ اپنے جب تو آوے	پانی سے آگ مین لگا دے
تیری رحمت جو جوش پر آئے	ابر رحمت خروش پر آئے
جب فضل ہوا جہانپہ تیرا	محبوب کو اپنے تو نے بھیجا
وہ کون ہے باعث دو عالم	سردار جہان شفیع اکرم
سرچشمۂ رحمت الٰہی	خورشید چرخ رہنمائی
محبوب خدا خدا کی رحمت	زینت دہ مسند نبوت
مقبول جناب رب داور	بے سایہ تنہا جسکا جسم اطہر

سرد فتر انبیا محمدؐ	سردار اصفیا محمدؐ
اللہ کا ہو سلام اس پر	اس سے اصحاب پر مقرر
بعد اس کے ای ناظرین منشور	ای پاک دلان بذل معمور
سنئے کہ یہ دین کا ہے پرچا	دین حق کا ہے اس سے چرچا
منشور محمدی یہی ہے	توقیع سرمدی یہی ہے
بیدینون کو اس سے ہے ہدایت	دیندارون کو ہی فروغ ملت
اس پر گزرا ہے تیرہوان سال	ہی چودہوان سال اسکو فی الحال
رکھتا ہے یہ رخ نگارین	شرمندہ ہے جس سے ماہ پروین
صورت پر اسکے یہ جوانی	دیتی ہے لطف زندگانی
ہر ایک ورق ہے کاغذ زر	کیا کاغذ زر کہ ماہ انور
ہر سطر مین اسکے نور دین ہے	جو نقطہ ہے نکتۂ یقین ہے
حرفون مین بہری ہے کب سیاہی	ہے چشم پری کی روشنائی
ایسا اخبار صدق آثار	ہے تم سے شیوع کا طلبگار
چمکاتا ہے یہ جمال اپنا	ہر عصر مین کمال اپنا
ہے پانچ دیہ قیمت سال	کیا چیز ہے اسکے روبرو مال
امید ہے صاحبان ہمت	قیمت دیونگے حسب طاقت

ہے دل سے دعاے سبز داری
حق اسکو رکھے ہمیشہ جاری

قبول اسلام

جناب مکرم بندہ محمد شریف صاحب دام عنایتہ

السلام علیکم۔ مولوی شیخ عبدالرحمان نومسلم واعظ امرتسر کا اندلون بجانب پشاور برائے وعظ جانے کا اتفاق ہوا مولوی صاحب موصوف نے بازار قصہ خوانی مین بڑے زور و شور سے وعظ فرمایا جس سے وہان کے لوگ بہت خوش ہوے اور ان کے وعظ کے اثر سے پانچ اشخاص اہل ہنود مشرف باسلام ہوے۔ اور وہان کے عیسائیون کا بھی دم ناک مین کر دیا۔ مولوی صاحب موصوف لاہور تشریف لے گئے اور وہان بھی اپنے وعظ سے دو عیسائیون کو مشرف باسلام کیا ہم مولوی صاحب موصوف کے لئے پروردگار عالم کی جناب سے دعاے خیر چاہتے ہین کہ خداوند تعالی ان کو ایسی مستعدی سے خدمت دین مین ہمیشہ کے لئے سرگرم رکھے۔

مولوی صاحب الحال امرتسر مین بڑے زور و شور سے وعظ فرما رہے ہین۔

راقم عبداللہ امرتسری۔

ریجکشن ڈریم
یعنے "مذہبی خواب"

اچھے ایڈیٹر! تسلیم!! مین اسوقت اون چند الہامی کلمات کے لکھنے پر مجبور ہون جو شاید کتنون کے دلون کو رنجیدہ اور کتنون کے دلون کو شاد کرین گے۔!! وہو ہذا۔

ایک رات ہماری آنکھین مذہبی سرور مین سرشار سوگئین۔ پھر کیا تھا مذہبی اغراض کا پل بندھ گیا عالم رویا مین ایک بازار مین پہونچا ایک اونچی جگہ پر کوئی ہندی (Hindian) کچھ کہہ رہا تھا جی سے پایا گیا کہ شاید یہ اسوقت کسی مذہبی تعلیم پر متوجہ ہے۔ اجماع خلایق دیکھکر مین بھی کھڑا ہوگیا ناگاہ ایک فرنگی صاحب (European) موایکل دوسرے سپید پادری صاحب کے فن پر سوار اودھر سے گذرے پادری صاحب نے اس فرنگی سے چند کلمات اوس ہندی واعظ کے طرف تاتہا کہکر کہے۔ جسکو قریب والون نے جو سمجھا تو یہ تھا کہ "کیون مسٹر آپ اس (ہندی واعظ کے طرف اشارہ کرکے) بد ذات شخص کو کیا نہین پہچانتے ہو؟۔ ایصاحب یہ تو وہی شخص ہے جو ہندو سے کرسٹان اور بعدہ کرسٹان سے مسلمان ہوگیا" اسقدر سنکر اوس انگلش مین (انگریز) نے گاڑی رکوائے اور تاتہا مین چھوٹا دنڈا بید کا لئے ہوے اژدھام کو چیرتا ہوا اوس واعظ کے قریب پہونچا اور قطع کلام کرکے الفاظ ذیل واعظ سے کہے "دہم تمہارے دین مین آنا چاہتے ہین بشرطیکہ ایک شرط تم ہماری پوری کرو۔ وہ یہ ہے کہ کسی شاہزادی یا رئیس زادی یا نواب زادی یا سید زادی یا مولوی زادی کی لڑکی خوبصورت حسین شکیل جمیل ہووے اسکو میرے عقد مین لاوو۔"

ایڈیٹر صاحب!! چونکہ اس مجمع مین زیادہ تر اوسی

قسم کے حضرات کہرے تھے جن کے نام بنام لڑکیان آدے انگریز نے مانگین اس لئے وہ سب حضرات ایسے معلوم ہونے لگے گویا کسی آتشدان سے نکلے ہین یعنے رنگ چہرے کا سرخ آنکھین سرخ پیشانی وچہرہ عرق عرق بلکہ بعض غصے سے کانپنے لگے اور بعضے التہاب آتش غیض سے تاب نہ لائے او رواعظ سے کان مین جھک کر (قبل اس کے کہ وہ انگریز اپنے کلام کو تمام کرے) بالفاظ ذیل متکلم ہوے۔ "ان صاحب نے اسوقت ہماری آبروریزی مین کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا۔ جواب ترکی بترکی دیجیگا جانی ومالی امداد کا خیال نہ کیجئے گا۔"

واعظ چاہتا ہے کہ انگریز کا جواب دے مگر صاحب بہادر نے پھر روکا اور الفاظ ذیل پر اپنے کلام کو ختم کیا۔ "اور اگر لڑکیان نہون تو بہنین بہنین نہون تو دوشیزہ وحالت جوانی کے بیوہ بی بیان ہی سہی مگر جمیل ہون ہا۔"

واعظ۔ صاحب بہادر! بہت خوب مین دل سے اس امر مین کرونگا مگر فکر صرف ایک بات کی ہے اوس سے میری سیری کر دیجئے وہ یہ ہے کہ شاید مین نے آپ کی فکر کرسے آپ کی حسب خواہش کسی محبوبہ سے آپکا عقد کرا دیا اور آپ نے دین اسلام قبول کر لیا تو کہین آپ سے نازکبدن بہنین گل اندام بیبیان البیلی بے بیان اوس سے مجھ کو میرے گلے کا ہار ہون کہ واہ واہ تم نے صاحب کو تو ایک محمدی معشوقہ ومسلمان محبوبہ دلوا کر اپنے دین مین داخل کیا اب مجھ کو بھی کوئی مسلمان گبرو جوان خرنفسا قیس چوبیس سالہ جو کہ رات مین پانچ سات مرتبہ میری سیری کرے۔ دن کو چای بسکٹ انڈے وغیرہ کھلا دے۔ سے ساتہ کرسے عقد کر دو۔ مین بھی مسلمان ہوتی ہون۔ حالانکہ کیا ہندو کیا مسلمان سب کو ناریل سے تیل سے جو میم صاحبہ یا مسی صاحبہ اپنے بالون مین لگانے سے عادی ہین اکثر نفرت ہوتی ہے اور نیز ان کو اسقدر مقدرت نہین کہ مقویات کھاکر اپنی قوت بڑہائین یا روز روز چای بسکٹ انڈا وغیرہ کھلائین سوان کے لئے مین کہان سے پیدا کرون گا پہلے آپ بنگلے پر جائین اور سب سے اسکا مچلکہ لکھوالائین تو البتہ مین آپ کی خواہش مین ہاتہ ڈالون اور اسکی فکر کرون" صاحب بہادر لال پیلے ہو گئے اور جبھ بیچارے واعظ کا مصالحہ بنانے کے لئے ڈنڈا اٹھایا اور مارنا ہی تہا کہ مین اور چند عمائدین اور واعظ صاحب تو تو دو گیارہ ہو گئے مگر مجمع عام صاحب بہادر کے ساتہ نہ معلوم کیونکر پیش آیا۔

آخر (اوسی حالت خواب مین) سننے مین آیا کہ واعظ صاحب پر وارنٹ گرفتاری جاری ہوا ہے اور وہ روپوش ہین۔ مگر ہای ہندوستان کی نااتفاقی اسوقت بھی اسنے ساتہ نہ چھوڑا اور معا سنا گیا کہ کسی ہندی بھائی نے واعظ صاحب کو گرفتار کرا دیا۔ اجلاس مین پیشی مقدمہ کے وقت مینے بھی اپنے کو موجود پایا۔ واعظ سے کہا

گیا کہ " چونکہ تم ایک معزز یورپین جنٹلمین پر بیجا
دست درازی سے باعث ہوے لہذا ہمکو حسب
دفعہ فلان عدالت مجرم قرار دیتی ہے"
واعظ نے بوقت جوابدہی تقریر ذیل شروع کی
یہ پایہ رتبۂ عالی سے اوج چرخ اخضر ہو
مدام اوڑتا ہوا سر پر ہمارے ظل داور ہو
صفات حضرت مریم سر عصمت کی چادر ہو
دعا عاجز کی یہ باب اجابت سے برابر ہو
الٰہی تا مقام حضرت عیسیٰ فلک پر ہو !!!!
زمین پر قیصر ہند اب یہ شاہ ہفت کشور ہو
ای حکومت کی کرسی پر اجلاس فرمانے والے !
وای داور رسون کے سایۂ انصاف کی نگاہ سے دیکھنے
والے !! اسوقت ہم عرب۔ عجم۔ روم۔ شام۔ اٹلی۔
فرانس۔ جرمن۔ روس۔ ڈنمارک۔ بلجیم۔ آسٹریہ
چین و کابل وغیرہ پر جو اک نظر ڈالتے ہین تو
مثل سرکار انگریزی کے منصف بعدل و انصاف
کم پاتے ہین۔ کیا وجہ کہ اسی گورنمنٹ نے تعصب مذہبی
دل سے بالکل اٹھا دیا جسکی دلیل مین ہم یہ اشتہار جو
اس سے خاص متبرک قوم نے کسی انگریزی اخبار مین
چھپوایا ہے اور ہم نے اوسے اخبار جام جمشید مین
دیکھا ہے پیش کرتے ہین۔

اشتہار

ولایت کے ایک اخبار مین ایک عجیب و غریب اشتہار
چھپا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہبی دیوانے
ولایت مین بھی ہین اسکا ترجمہ ناظرین کے لئے ہم
ذیل مین کرتے ہین جسکا عنوان " انحطاط انگلستان "
ہے۔ وہو ہذا۔
ای انگریزو !! تمہارا ملک اب گری ہوی
حالت مین ہے تمہارے ملک کا سارا رعب و داب
کافور ہو گیا ہے بحری زبردست طاقت اس ملک
سے کنارہ کش ہوتی جاتی ہے۔ یہ ملک ہر ایک
بیرونی سلطنت سے خایف و ہراسان ہے یہ الفاظ
" شان و شوکت روانہ ہو چکی ہے " اس ملک
کے پیشانی پر لکھے ہین۔ یہ تمام تنزل اور انحطاط
کس لئے ہے؟ اسکی وجہ یہی ہے کہ انگلستان نے
مذہب پروٹسٹنٹ سے انحراف کیا ہے۔ رومن
کیتھولک کے آزادی سے مہلک ایکٹ مجاریہ ۱۸۲۹ء
کے سبب سے بت پرستی اور کفر از سر نو انگلستان
مین پھیل گیا ہے اور اصول پر وٹسٹنٹ کو انحطاط
اور زوال ہو گیا ہے۔ ہماری بزرگی صرف
پروٹسٹنٹ کے اصول پر مبنی تھی جب وہ اصول
نہ رہے تو ہماری بزرگی اور شان و شوکت
بھی نہ رہی اب تو گرجا گھرون اور دربارون
مین رومن کیتھولک ہی کی کارروائی اور
اس مذہب کے سایۂ اسکا قدرتی نتیجہ آیا ہوا
ہے یعنے انحطاط ملک و زوال سلطنت اب صرف
ایک ہرچارہ باقی ہے ہمین اس خدا کے طرف
پھر جانا چاہیے جسنے ہمین اتنی مدت سے چھوڑ رکھا
ہے کچھ ہی ہو ہمین لازم ہے کہ ہم اصول فرقۂ
پروٹسٹنٹ کو از سر نو رائج کرین۔ انگلستان جب

انجیل سے صداقت کی تعلیم کریگا تو ایک بی چپقلش مین
بزرگی اور اوج پر پہونچ جاویگا اور تمام دنیا کی
سلطنتین اوسکی عظمت و بزرگی پر حسد کرین گے۔
اور اس سے خوف کرین گے۔ جام جمشید ۲ ۲ ۲
جولائی ۱۸۶۷ء " نیز قومی پاس دلخواہ کو اس
گورنمنٹ نے اپنے قلمرو سے ایسا دور کیا جیسے دودھ
سے مکھی۔ اور یہ تعریفین وصفتین دیگر سلطنت مین
بہت کم پائے جاتے ہین۔ پس بدعوے اسکے عدل
وانصاف ورعیت پروری کے ہم اس مقدمہ کے
اصل حالات کو بیان کرکے گورنمنٹ سے خواستگار
انصاف ہین کہ غور کرے آیا زیادتی اسمین فریقین
سے کسکی ہے۔ اور جو قومی پاس دلخواہ کی چپقلش
گورنمنٹ کے سینہ مین ملتہب ہے تو اوسکی بات
دوسری ہے"

الغرض واعظ نے بالکل کیفیت صحیح صحیح از روے
حلف بیان کئے۔ وارے جاؤن اس اپنے عادل
گورنمنٹ کے جسنے فوراً مقدمہ خارج کیا اور واعظ
مسٹر خرد واپس ہوتا ہے کہ افسوس!! آنکھ کھل
گئی نہ وہ واعظ تہا اور نہ وہ اجلاس صرف بندہ
تہا کہ نیچے چارپائی اور اوپر صبح سے دس بیس
گنے کے تیاری اللہ اللہ خیر صلاح۔ دل مین آیا
کہ کوئی پادری صاحب سے اسکی تعبیر لون الا
موجب تضحیک سمجہ کر چپ ہو رہا۔ اب آپ سے
خدمت مین متمنی ہون کہ اس کو طبع فرماکر ممنون
فرمائے دیکھون کوئی صاحب تعبیر مرحمت فرماتے

ہین یا نہین۔
راقم مشن کا تکرا توڑنے والا ..... مسیحی۔

بقیہ نبوت محمدی کی محقق کو جواب نمبر ۱۴

موسی سے پہلے نبی کیون اس آپ کی مصنوعی ضرورت
اور قاعدہ کو بہول گئے آپ تو اپنی زبان مبارک
سے فرماتے ہین کہ پہلے نبی آنے والے نبیون کی خبر
خبر دیتے تہے موسی کے پہلے نبی موسی کو کیون بہول
گئے۔ چونکہ موسی سے کسی نبی نے خبر نہین دی اس
واسطے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے مقررہ قاعدہ کے
بموجب موسی نبی نہین تہا واہ منصور صاحب
اچہا قاعدہ مقرر کیا کہ موسی کو بہی نبوت کے
درجہ سے گرا دیا۔ اب آپ اس اپنی مقررہ قاعدہ
کے بموجب اس وقت تک موسی کو نبی کہنے سے
مجاز نہین ہین کہ جب تک اوسکی بابت کسی پہلے نبی
کی پیشین گوئی نہ ثابت کرلین اور نہ ہم موسی
کے ان پیشین گویون کو کہ جن کو آپ اپنی زعم مین
مسیح کے بارے مین ٹہہراتے ہو سچی سمجہ سکتے ہین
کیونکہ جب موسی کے نبوت کی بابت کسی نبی نے
پیشین گوئی نہین کی اور وہ نبی نہین تہا تو پہر
اوسکی خبرون اور پیشین گویون پر کیا اعتبار
ہے مسیح نے ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت
جو پیشین گوئی کی ہے اوس کو تو ہم کسی اور
موقعہ پر لکہین گے اور بہت سے مسلمانون نے اسکو
لکہا بہی ہے لاکن اس موقع پر ہم اس دلیل سے
کہ موسی کو عیسائی نبی مانتے ہین اور اس کی بابت

پہلے نبیون مین سے کسی نے کوئی پیشین گوئی نہین
کی استدلال کرتے اور کہتے ہین کہ ہمارے حضرت
کی بابت بھی کا پیشین گوئی کرنا کچھ ضروری امر
نہین تہا۔ کیونکہ بلا پیشین گوئیون کے بہی موسی
کو نبی ماننا اور تسلیم کیا گیا ہے وہ ہی قاعدہ یہان
مرعی رکھنا چاہیے اگر مسیح نے کسی نبی کے آنے کی
خبر نہین دی تو کوئی نقصان نہین اس سے ہمارے نبی
کے نبوت کو کوئی ضعف نہین عاید ہوتا موسی
کے آنے کی کس نے خبر دی تہی۔

قولہ اس سے پہلے ضرور ہے کہ ہم پچھلے نبیون کے
تواریخ دیکھہ کر چند ایسے قواعد مقرر کرین کہ جن
سے سچے اور جہوٹے نبی کی شناخت حاصل ہو
سو بیبل کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کے
لئے شرایط ذیل ضروری اور لازمی ہین اور
جس مین یہ باتین نہ پائے جاوین وہ ہرگز ہرگز
نبی نہین ہوسکتا۔

پہلی شرط مدعی نبوت صاحب معجزہ اور پیشین
گوئی ہو۔

دوسری شرط اوسکی تعلیم عمدہ مطالب مبنی
ہو اور پہلے نبیون کے خلاف نہ ہو۔

تیسری شرط تبلیغ احکام خداوندی مین حکومت
اور زبردستی نہ دکہاتا ہو بلکہ غریبی اور حلیمی
سے تعلیم دیتا اور خدا کا کلام مخلوق کو سناتا ہو
جیسا کہ نبیون نے کیا۔

چوتھی شرط اس کا چال وچلن ایسا ہو کہ جس سے
خدا کی بزرگی اور اسکا جلال ظاہر ہو۔

پانچوین شرط اوسپر کسی نبی نے گواہی دی ہو
یا شہادت کا سکوت اختیار کیا ہو۔

اقول ہم تو انشاء اللہ تعالی ان شرایط کے
بموجب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت روز
روشن کی طرح ثابت کردین گے مگر ہمین یہ خوف
ہے کہ منصور صاحب کو کہین اپنے مسلمہ نبیون کی
نبوت کو جواب نہ دینا پڑے۔ اور زیادہ تر
یہ کہ انہین مسلمہ اور مقررہ شرایط کے بموجب
مسیح کی خدائی اور الہیت مین فرق نہ آجاوے
ہم تو خدا کے فضل وکرم سے ان سب باتون کو
پورا کر دکہائین گے لیکن ہمین یہ ڈر ہے۔ کہ کہین
خود بخود دولت حضرت منصور صاحب چلتے نہ ہون
مردانگی اور مستعدی تو اسمین ہے کہ منصور صاحب
اخیر تک ہمارا ساتہ دین خیر اون کا اختیار ہے
ہم تو بہر صورت دوستانہ خدمت کرنے کو طیار
ہین مسٹر منصور صاحب نے اپنے پانچون شرایط مقررہ
اور موضوعہ کے بموجب ہمارے حضرت محمد الرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو آزمانا شروع
کر دیا ہے۔ چنانچہ اسی مضمون مین پہلی شرط کی
بابت آنحضرت کے بارہ مین کچھ لکہا بہی ہے۔
ہم چاہتے ہین کہ مسٹر منصور صاحب اپنی شرایط
مقررہ کے بموجب ہماری حضرت کی بابت جو
کچھ لکہین اوسکا بہی ساتہ ہی ساتہ نمبروار جواب
ہوتا جاوے۔ اور ادہر سے ہم بہی مسیح سے پہلے

کسی نبی کی بابت بالعموم اور مسیح کی بابت بالخصوص
انہین شرطون کے بموجب لکھنا شروع کرین اس
سے ناظرین کو مقابلہ سے معلوم ہوجاوے گا کہ مسٹر
منصور کی شرایط مقررہ اور مسلمہ کے بموجب
کون نبی ہو سکتا ہے۔

ناظرین اخبار منشور محمدی یہ نہ خیال کرین کہ ہم نے
منصور صاحب کی شرایط مقررہ کو بلا فیصلہ کیونکر
مان لیا۔ ہم جانتے ہین کہ ایک امر متنازعہ کے شرایط
کو فریقین کے مشورہ پر مانا جاتا ہے مگر چونکہ ہمکو
مسٹر منصور صاحب کے محققانہ مادہ کی وزن
کرنے کا شوق ہے اسواسطے ہم نے ان شرایط مقررہ
کو بہ طریق تنزل مان کر بحث کو شروع کر دیا ہے

راقم۔ صلیب۔

نورافشان کو جواب

نورافشان نمبر ۳ جلد ۱۲ مین ایک مضمون از جانب
منصور عیسائی میرے نظر سے گذرا لہذا اوسکا جواب
دیا جاتا ہے۔ میان منصور نے پہلے ایک اعتراض
حضرت مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب مدظلہ
کا اعجاز عیسوی سے نقل کیا ہے پھر اپنے حوصلہ کے
موافق جواب دیا ہے۔ اس لئے پہلے ہم مولانا
صاحب کا اعتراض نقل کرتے ہین پھر میان منصور
کا جواب نقل کیا جاویگا بعد ازان جواب الجواب
دیا جاویگا۔ مولانا صاحب کا اعتراض یہ ہے کہ
انجیل متی باب اول آیت ۸ مین عوزیاہ کو یورام
کا بیٹا لکھا ہے اور پہلے تواریخ کے ۳۔ ۱۱ و ۱۲
مین پر یوآحز کا بیٹا لکھا ہی بیان متی نے غلطی سے
تین نام یعنے اخزیاہ یوآس امصیاہ چھوڑ دئے
اور اسی باب کے گیارھوین آیت مین یکونیاہ کو
یوسیاہ کا بیٹا لکھا ہے مگر پہلی تواریخ کی کتاب
کے تین باب آیت سولہ مین یکونیاہ کو یوسیاہ کا
پوتا لکھا ہے یعنے یوسیاہ سے یہوقیم اور اس
سے یکونیاہ پیدا ہوا یہان بھی متی نے غلطی سے
ایک نام چھوڑ دیا۔ اب میان منصور صاحب مولانا
صاحب کے اعتراض بالا کا جواب دیتے ہین کہ نسب
نامہ مندرجہ انجیل متی آدمیون کے طرف سے نہین
لکھا گیا بذریعہ الہام الٰہی لکھا گیا ہے اور یہ کتاب خاصکر
یہودیون کے ہدایت کے واسطے لکھے گئے اس لئے
اس مین جو نسب نامہ شامل کیا گیا ہے وہ بھی شریعت
موسوی کے بموجب صحیح اور درست ہے اور
نہ اسمین کوئی غلطی پائی جاتی ہے۔ محمدی عداوت
کے راہ سے کچھ ہی کیون نہ کہین کیا خاک اوڑنے
سے چاند چھپتا ہے۔

جواب الجواب حضرت منصور صاحب آپ کے
جواب مذکور بالا کے چند جواب ہین آپ نمبروار
گنتے چلین یہ جو آپ نے لکھا ہے کہ نسب نامہ مندرجہ
انجیل متی آدمیون کے طرف سے نہین بذریعہ
الہام الٰہی لکھا گیا ہے ای جناب آپ کے بڑے
بڑے عالم عیسائی تو نسب نامہ مندرجہ انجیل
متی کو بدون الہام کے لکھا ہوا مانتے ہین آپنے
خلاف اپنے بزرگون کے یہ کہان سے ثابت کیا

کہ نسب نامہ جناب متی نے الہام سے لکھا جناب اپنے
دعوے پر چند سند ین پیش کرین دعوی بلا دلیل
قابل سماعت نہین ہوتا اور جو مفسر نسب نامہ انجیل
کو غیر الہامی مانتے ہین ان کی تردید بھی آپ سے
ذمہ لازم ہے اب ہم آپ سے معتبر علما کی زبانی
ثابت کرتے ہین کہ یہ نسب نامہ انجیل متی الہامی
نہین. دیکھئے پادری عماد الدین پانی پتی جن کی
پت عیسائیون سے نزدیک پادری فنڈر سے
بھی بڑھکر ہے اور بڑے بڑے خطاب پادریان
یورپین نے دئے ہین جن کی تحقیق سے آگے آپ
عکس باغ کی مولی ہین وہ اپنی ہدایۃ المسلمین
مطبوعہ ۱۸۷۶ء کے صفحہ ۱۷۷ مین فرماتے ہین
کہ نسب نامہ مندرجہ متی و لوکا کچھ الہام سے نہین
لکھے گئے بلکہ خاندانی نسب ناموں مین سے لکھے
گئے ہین دیکھئے اگر عماد الدین کا لکھنا سچ مانا جائے
تو آپ سے کذب گوئی مین کیا کلام ہے اگر آپ کو
سچا مانا جائے تو عماد الدین سے طرف کذب عاید
ہوتا ہے اور کذب بھی کچھ سرسری بات نہین یا
تو آپ غیر الہامی کلام کو الہامی جانکر گناہ گار
ہوے یا عماد الدین الہامی کلام کو غیر الہامی
کہہ کر گناہ گار ہوے اور جو عیسائی بعد اصطباغ
سے گناہ کرے اوسکو پھر اصطباغ کی ضرورت
ضرور ہوتی ہے سو یا تو آپ کو نیا اصطباغ لینا
پڑا یا عماد الدین کو اگر میان منصور آپ بسبب
نئے عیسائی ہونے سے یہ شبہ گذرے کہ عیسائی

تو کہتے ہین کہ انجیل متی سے مکاشفات تک تمام
حرف حرف کلام الٰہی ہے اور عماد الدین
نسب ناموں کو غیر الہامی فرماتے ہین سو آپ
گھبرائین نہین مین آپ کی خاطر چند سند ین
لکھدیتا ہون کہ انجیل تو بلکہ تمام بائبل حرفاً
حرفاً الہام الٰہی سے لکھی نہین گئی. دیکھئے ہارن
صاحب اپنی تفسیر مطبوعہ ۱۸۲۵ء لندن جلد
اول کے صفحہ ۱۲۵ مین سنٹ اگس ٹین صاحب
کا قول نقل فرماتے ہین کہ جن شخصون پر روح
القدس مذہب کی باتین الہام سے پہونچاتے
تھے وہی شخص بعض اوقات مثل دیانت دار
مورخون کے یعنے بغیر الہام کے بھی لکھا کرتے
تھے پھر تفسیر ہنری اور اسکاٹ کی اخیر جلد
مین ہے کہ ضرور نہین ہر لکھا پیغمبر کا الہامی
یا قانونی ہو اور اسلئے کہ حضرت سلیمان نے
بعض الہامی کتابین لکھین یہ ضرور نہین کہ جو
انہون نے بطور تواریخ کے لکھا وہ بھی الہامی
ہو اور یاد رکھنا چاہئے کہ پیغمبر اور حواری
خاص خاص مطلب و موقعہ پر الہام کئے جاتے
تھے پھر ہارن صاحب جلد اول کے صفحہ ۲۴۸
کے حاشیہ پر یون لکھتے ہین کہ جب ہم کہتے
ہین کہ کتب مقدسہ خدا کے کلام ہین ہماری یہ مراد
نہین ہے کہ وہ سب کلام خدا نے بولا یا لکھوایا
ہے یا ہر چیز جو اسمین ہے کلام خدا ہے بلکہ انصاف
اور رحم اور زندگی کی پاکی کے احکام کے بیان

اور ان تاریخی حصون مین جن مین ایسی زندگی
کا جو ان اصول و احکام کے برخلاف ہے نتیجہ دکھایا
گیا ہے تفریق کرنا چاہیے پہلا تو پاک اور کلام
خدا ہے اور دوسرا یعنے تاریخی حصہ اوس مین
بعض کلام نیک آدمیون کا اور بعض شریر کا
اور بعض کلام شیطان کا ہے اور اس سبب سے
اسکو کلام خدا نہین کہہ سکتے انتہی۔ ذرا منصور
صاحب ملاحظہ کرین کہ موافق اقرار آپ کے علما
سے کتاب مقدس کا وجود کس کس طرحسے ہوا
ہے ہارن صاحب اسکا تو اقرار کرتے ہین کہ بائبل
کا بعض حصہ خدا کا کلام نہین بلکہ شریرون اور
شیطانون کا کلام ہے سو اس سے ہمارے دعوے
کی پوری تصدیق ہوگئی کہ یہ انجیل حرفاً حرفاً
کلام الہی نہین تو پادری عماد الدین کا کہنا
بخوبی پایہ ثبوت کو پہونچ گیا کہ مرزا رحمتی صاحب
نے بغیر الہام سے یہ نسب نامہ لکھا ہے اب آپ
کی تحریر بدون سند کامل سے ہرگز قابل اعتبار
نہین اور یہ جو آپ نے لکھا ہے کہ جو نسب نامہ
شامل کیا گیا ہے وہ بھی شریعت موسوی
کے بموجب صحیح اور درست ہے ای جناب نسب
نامہ کو شریعت سے کیا علاقہ یہ بنا قاعدہ منطقی
آپ نے کہان سے سیکھا ہے کبھی نسب نامہ کبھی شریعت
شاید سکر منت کے نشہ مین قلم چل گئے ہوگی اور
یہ جو لکھا ہے کہ اس مین کوئی غلطی پائی نہین
جاتی یہ صرف آپکی خام خیالی ہے اس لئے آپ کو
چاہیے پہلے مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب کی نکالی
ہوی غلطیان جنکی بابت آپ لکھہ رہے ہین فراغت
حاصل کرلو پہر کہتے ہی پہر نا کہ انجیل مین غلطیان
نہین ہین۔

قولہ متی نے جو ان چار رون بادشاہون کے نام
اپنے نسب نامہ مین داخل نہین کئے اسکا باعث انکی
بت پرستی اور خداوند خدا جو ابرہام اور یعقوب
کا خدا ہے اوس سے انکی برگشتگی کیونکہ خدا تعالی
نے اپنے بندے موسی کو گنتی باب ۱۵ آیت ۳۹
مین یون حکم دیا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر گناہ
کرے خواہ دیسی ہو یا پردیسی وہ خداوند کی
اہانت کرتا ہے وہ شخص اپنی گروہ سے کٹ جاے
پہر زبور ۷۸ آیت ۲۸ خداوند اپنے بندون کو
یون فرماتا ہے کہ خداوند عدالت کا دوستدار ہے
اور اپنے مقدس لوگون کو ترک نہین کرتا وے
ابد تک محفوظ رہین گے پہر شریرون کی نسل کاٹی
جائیگی انتہی۔ یہ ہر دو مقام لکھ کر میان منصور
نے چند مقامات تواریخ اول سے نقل کئے ہین۔
جنکا خلاصہ یہ ہے کہ اخزیاہ اور یہوآس اور امصیا
نے بت پرستی کی اس لئے بہ سبب بت پرستی
کے یہ تینون شخص از روے حکم گنتی باب ۱۵ اور
زبور ۷۸ کے حضرت متی نے نسب نامہ سے ان
کو خارج کیا۔

جواب ناظرین براہ مہربانی گنتی و زبور کو
بغور ملاحظہ فرماوین جو نشان ان کتابون سے

میان منصور نے نقل کئے ہین ان سے کوئی تخصیص
بت پرستی کی نہین نکلتی بلکہ ہر اک گناہ جو قصد سے
کیا جاوے اور کرنیوالا خواہ دیسی ہو یا پردیسی
اسکو گناہ سے سخت تنبیہ کی گئی ہے ایسی ہی زبور
مین شریرون کو ڈرایا گیا ہے اور نشانات مذکور
بالا مین یہ نہین ثابت ہوتا کہ بت پرست لوگ
سب نامون سے خارج کئے جاوین یہ میان منصور
کی غلطی ہے اور اگر یہ کہنا میان منصور کا مانا بھی
جاوے کہ حضرت متی نے بموجب الہام آلہی بت
پرستون کو نسب نامہ سے خارج کر دیا ہے تو یہ
قاعدہ جدید میان منصور کا انجیل لوکا کو غیر الہامی
ثابت کرنے کو ایک کامل دلیل ہے دیکھو انجیل لوقا
باب ۳ مین جو نسب نامہ لکھا ہے اوس مین ابراہیم
علیہ السلام کے والد کا نام تارا لکھا ہے اور یہ
تارہ بت پرست تہا واہ قربان ایسی الہام کے
جو ایک انجیل نویس کو منع کیا جاوے کہ بت پرست
نسب نامہ مین داخل نہ ہون اور دوسرے انجیل
نویس کو حکم کیا جاوے کہ بت پرستونکو بیشک
نسب نامون مین داخل کرو[1] الہام نہ ہوا سکہونکا
حکم ہوا جنکو اپنا کہنا ہی یاد نہین رہتا تہا۔

قولہ تان محمدیون کے پیشوا خلیفہ دوم عمر صاحب اپنے
خدا کے مشیر ہین اکثر نزول قرآن ان کی مشورت
پر ہوا ہے۔

جواب اگر خدا تعالی نے کوئی حکم خلیفہ عمر رضی اللہ
عنہ کی راے پر نازل فرمایا تو اس سے یہ لازم
نہین آتا کہ حضرت عمر خدا تعالی سے مشیر ہو گئے۔
عیاذا باللہ خدا کی مشیری ہم بندون سے
نصیب کہان یہ تو خدا کے پیغمبرون کا منصب ہے
بلکہ اس سے تو اتنا ہی ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کی راے اللہ تعالی نے منظور و
مقبول فرمائی اور ان کی راے کے موافق چند
احکام نازل فرماے گویا حضرت عمر کی راے بعض
احکام کا باعث ٹہری سو اس سے حضرت عمر کی
شان و منزلت ثابت ہوتی ہے بخلاف حواریون
کے کہ ان کو جو جو خطاب انجیل مین حضرت عیسی
نے عنایت فرمائے ہین وہ ماہرین انجیل پر کچھ
پوشیدہ نہین۔ دوم اگر یہ امر عیسائیون
کے نزدیک درست نہین کہ کسی اصحابی کی
راے پر کوئی حکم خداوند تعالی نازل فرماے
تو یہ عیسائیون کی غلطی ہے دیکھو خروج باب
۱۸ مین حضرت موسی علیہ السلام کے سسرے
یتیرو نے حضرت موسی کو جو کچھ بطور مشورہ کے
بتایا وہی مشورہ خداوند تعالی نے منظور کر لیا
پھر گنتی باب ۳۶ مین لوگون کا حضرت موسی
کو مشورہ دینا اور اللہ تعالی کا منظور کر لینا

---

[1] افسوس زناکار اور ولد زنا اور کسبیان
اور وغیرہ تو متی صاحب نے نسب نامہ مین داخل کئے
اور ان تین چار شخص کو بسبب گنہگار ہونے
کے نسب نامہ سے خارج کیا نہین صاحبان بوجھ کر
خارج نہین کئے بلکہ متی صاحب بھول گئے۔ ۱۲۔

لکھا ہے پھر قرنتیون کے پہلے خط کے باب ۷ آیت ۱۲
مین پولوس فرماتے ہین - پر باقیون کو خداوند
نہین کہتا مین کہتا ہون - پھر خط مذکور باب
مذکور کے آیت ۲۵ مین لکھا ہے - پر کنورون
کے حق مین خداوند کا کوئی حکم میرے پاس نہین
لیکن جیسا دیانت دار ہونے کے لئے مجھپر خداوند
کی طرف سے رحم ہوا ویسے ہی صلاح دیتا ہون
پھر پولوس صاحب دویم خط قرنتیون سے ۱ باب
سے ۱۶ آیت مین فرماتے ہین پھر مین کہتا ہون
کہ کوئی مجھے بیوقوف نہ سمجھے نہین تو مجھے بیوقوف
ہی سمجھہ کر قبول کرے مین بھی تھوڑا سا فخر کرون
جو کچھ مین کہتا ہون سو خداوند کی راہ یعنے
الہام سے نہین بلکہ بیوقوفی کی راہ سے اور
اوس استقلال سے جو فخر کے ساتھ ہوتا ہے کہتا
ہون انتہی - دیکھیے میان منصور صاحب حضرت
عمر رض کی راے دینے پر از راہ جہالت تو آپنے
اعتراض کرکے اپنی جہالت ظاہر کی مگر بائبل
مین راے دینی تو ایک طرف بغیر الہام کے
بھی کارروائی ہوتی رہی بلکہ بعض موقع پر
بیوقوفی سے بھی بائبل مین کلام چلایا گیا واہ
صاحب چہ خوش سے
ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا۔
راقم الٰہ دیا جلندھری از لودیانہ

بقیہ سوالات سابق

سوال ۱۴ اخبار عام نمبرہ ۲۵ جلد ۱۴ - کرنل الکاٹ

صاحب کو سیلون کی بدھ مت لوگون کی جماعت
نے باقاعدہ طور سے اپنا وکیل مقرر کرکے اس غرض
سے انگلستان بھیجا ہے کہ وہ اون کی طرف سے پارلیمنٹ
انگریزی مین اوس سختی کو پیش کرین جو عیسائی
پادری لوگ وہان انکی مذہب سے کرتے ہین
پادریون کی سختی اور بے خانی کی وجہ سے
وہان حال ہی مین ایک فساد بھی پھوٹ نکلا تھا
فقط اخبار عام۔
اگر یہ بات سچ ہے تو پادریون کی عام فریبی
اسباب مین اظہر من الشمس ہے جو کہا کرتے ہین کہ
کسیکو زبردستی ہمارے دین مین لانا روا نہین
کیون صاحب آپ زبردستی تو نہین کرتے مگر
کرنل الکاٹ صاحب سیلونیون کی طرف سے وکیل
بنکر ولایت کو کس ترتیب سے گئے ہوے ہین اگر قانون
مانع نہ ہوتا تو ضرور آپ لوگ تلوار سے بھی کام
لیتے جب زبردستی ہی ٹھہری تو کشت وخون کا
کیا اندیشہ باقی رہا اور جب کبھی کسی زمانہ مین
تم لوگون مین سے قابو اور موقع ملا تو دین
مین تلوار بھی چلائی کشت وخون بھی کیا اگر نظیر
طلب کرو گے تو آپ کو نشان دیا جاویگا - غرض
بات یہ ہے کہ عیسائی کسی بات کے پابند نہین ہین
اور قال مطابق حال سے نہین رکھتے۔
سوال ۴۲ ملک ہندوستان مین جو عیسائی
کئی گئی ہین طمع جاہ ومال سے کئی گئی ہین اور
یہی سلسلہ ابتک جاری ہے تو معلوم ہوا کہ طمع

دیگر دین کا اقرار کرانا جائز و روا ہے تو اس حیثیت مین وہ کہلا کر ہی دین مین داخل کر لینا طمع سے قایم مقام ہے یا نہین اور اگر نہین تو کس دلیل سے ۔

اور طمع کا جواز کس باعث سے ہے ہر دو صورت دلائل نقلی سے سمجھا دے جاوین ۔

سوال ۴۲ ۔ ایک رسالہ بنام سوال و جواب کلیسیا یعنے تعلیم و تلقین دین عیسوی ہے جس کی پیشانی پر یہ عبارت لکھی ہوی ہے کہ ان سوال و جواب کا سیکھنا اسقفون کی ہاتہ رکھنے سے پہلے ہر ایک عیسائی کو لازم ہے ۔ سو منجملہ ان سوالات و جوابات کی صرف ایک سوال اور اوس کا اک جواب ذیل مین لکھتے ہین ۔

سوال تو اپنی عقیدہ کی خاص باتون سے کیا سیکھتا ہے جواب پہلے یہ سیکھتا ہون کہ خدا باپ پر جس نے مجھے اور ساری جہان کو پیدا کیا اعتقاد رکھون ۔ دوسری یہ کہ خدا بیٹے پر جو میرے اور سب انسان کیواسطے کفارہ ہوا اعتقاد رکھون ۔ تیسری یہ کہ خدا روح القدس پر جو مجھے اور خدا کی سب چنی ہوی لوگون کو پاک کرتا ہے اعتقاد رکھون انتہی ۔

متعلق اس عبارت لایعنی سے ہمارے کئے سوال ہین ایک یہ کہ یہ تین خدا حسب مفاد اس عبارت کے سلسلہ وار ہین اس طرح کہ ایک بعد دوسرے کی خدائی کرتے ہین اول باپ دوسرا بیٹا تیسرا روح القدس پس فرق مراتب موافق نمبر سلسلہ شمار کی جیسا کہ مجیب نے بیان کیا ہے اظہر من الشمس ہے تو پہر ان تینون کو ایک سمجھنا اور ایک ہی کرسی پر بٹہانا کیا معنی رکھتا ہے لہذا مسئلہ تثلیث اسی سوال و جواب کلیسیا سے باطل ہوا ۔

سوال ۴۳ ۔ اسی سوال و جواب کی عبارت مین تین خدا تین ہی اقسام سے معلوم ہوے اول باپ دوم بیٹا ۔ سوم روح القدس ۔ تو ظاہر ہے کہ خدائی تین اقسام پر منقسم ہوی اس لئے ان تینون خداؤن کا ایک ہی بار تخت خدائی پر جلوہ گر ہونا محالات سے ہے اور حکم قضاء قدر و تکوین ایجاد عالم وغیرہ مین ان تینون کی ایک ہی رای رہنا غیر ممکن کیا خدائی پارلیمنٹ و کونسل انگریزی سے

سوال ۴۵ جب خدائی تین اقسام پر منقسم ہوی تو تین ہی اقسام کی ان کی مخلوقات و زمین و آسمان وغیرہ اور انتظام عالم واسطے ثبوت خدائی مسلمہ نہ کی ہو ناظر و ریات سے ہے لیکن زمانہ قدیم سے اب تک انتظام و اتفاق عالم ایک ہی وضع پر ہے پس صاف روشن اور ہویدا ہے کہ خدا ایک ہے دوسرا تیسرا شیطان کی شعبدہ بازی اور رخنہ اندازی ہے یا نہین ۔

باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام چھپا ۔